26844 ـ وتر کی مغرب سے مشابہت

سوال

" رمضان میں قیام الیل " کے موضع میں آپ نے لکھا ہے کہ:
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعات کی طرح تین وتر پڑھنے حرام کیے ہیں، اور اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے:
اسے مغرب کی نماز کے مشابہ ادا نہ کرو، اس بنا پر جو شخص تین وتر ادا کرنا چاہے اسے نماز مغرب سے مختلف طریقہ اختیار کرنا چاہیے، اور اس کے دو طریقے ہیں:
یا تو دو رکعت ادا کر کے سلام پھیر لیا جائے اور یہی افضل ہے، یا دوسری رکعت کے بعد تشھد نہ بیٹھا جائے.
میں بھی تین رکعات وتر ادا کرتا ہوں، لیکن میں اسے نماز مغرب سے علیحدہ اس طرح کرتا ہوں کہ دعاء قنوت سے قبل رفع یدین کرتا ہوں، تو کیا یہ صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس سوال کا جواب دینے سے قبل ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ کو سنت پر عمل کرنے کی حرص رکھتے ہیں، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو ان لوگوں میں سے بنائے جو بات کو سنتے ہیں، اور احسن طریقہ سے اس کی اتباع کرتے ہیں.

اللہ تعالی آپ کو توفیق دے آپ نے اپنا جو ارادہ بیان کیا ہے کہ وتر کون ماز مغرب سے مشابہ نہ کرتے ہوئے آپ دعاء قنوت سے قبل تکبیر کہہ کر رفع الیدین کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حدیث میں منع فرمایا ہے اس سے مراد یہ نہیں جو آپ کرتے ہیں، اس حدیث کو حاکم (1 / 304) اور بیھقی (3 / 31) اور دار قطنی صفحہ (172) نے روایت کیا ہے، اور اسے امام حاکم نے صحیح کہا اور اسے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی شرط پر قرار دیا ہے وہ حدیث یہ ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم تین وتر اس طرح ادا نہ کرو کہ مغرب کے مشابہ ہوں "

اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے ـ جیسا کہ اہل علم نے بیان کیا ہے ـ ان تین رکعات میں پہلی

تشهد بیٹھنا ممنوع ہے کیونکہ اس طرح مغرب کی نماز سے مشابہت ہوتی ہے.

دیکھیں: فتح الباری ابن حجر (4 / 301) حافظ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث کی سند شیخین کی شرط پر ہے.

اور دیکھیں: عون المعبود حدیث نمبر (1423) کی شرح، اور صلاۃ التراویح للالبانی (97).

دعاء قنوت سے قبل تکبیر کہہ کر رفع الیدین کرنا حقیقی فرق نہیں؛ کیونکہ نماز میں رفع الیدین چار مقام پر کیا جاتا ہے:

1 ـ تکبیر تحریمہ کے وقت.

2 ـ رکوع کرتے وقت.

3 ـ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے.

4 ـ پہلی تشهد سے اٹھ کر.

تو نمازی کے لیے ان چار مقام کے علاوہ کسی اور جگہ رفع الیدین کرنا مشروع نہیں ہے.

دیکھیں: فتاوی ارکان اسلام للشیخ محمد بن عثیمین صفحہ (312).

واللہ اعلم .